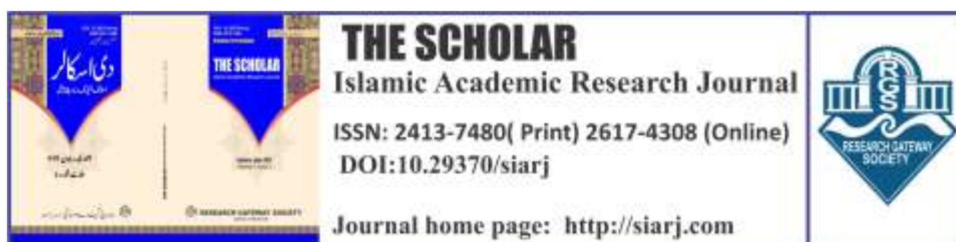


”مفتاح کنوز السنۃ“ اور ”المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی“ کا منہجی تعلق : تجزیاتی مطالعہ

METHODOLOGICAL ASSOCIATION BETWEEN "MIFTAH KUNUZ-AL-SUNNAH" AND "AL-MUJAM AL-MUFAHRIS LI ALFAZ AL HADITH AL NABVI": ANALYTICAL STUDY

Muhammad Samiullah

Assistant Professor, Department of Islamic Thought and Civilization, University of Management and Technology, Lahore, Pakistan

Email: muhammad.samiullah@umt.edu.pk

ORCID ID: https://orcid.org/0000-0002-0998-0549

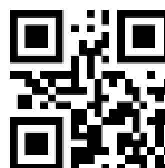
To cite this article:
Samiullah, Muhammad. "Methodological Association between 'Miftah Kunuz-al-Sunnah' and 'Al-Mujam al-Mufahris Li Alfaz al Hadith al Nabvi': Analytical Study." The Scholar-Islamic Academic Research Journal 7, No. 2 (November 15, 2021).

To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar1

Journal	The Scholar Islamic Academic Research Journal Vol. 7, No. 2 || July –December 2021 || P. 1-17
Publisher	Research Gateway Society
DOI:	10.29370/siarj/issue13urduar1
URL:	https://doi.org/10.29370/siarj/ issue12urduar1
License:	Copyright c 2017 NC-SA 4.0
Journal homepage	www.siarj.com
Published online:	2021-11-15







"مفتاح کنوز السنۃ" اور "المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی" کا منہجی تعلق : تجزیاتی مطالعہ

METHODOLOGICAL ASSOCIATION BETWEEN "MIFTAH KUNUZ-AL-SUNNAH" AND "AL-MUJAM AL-MUFAHRIS LI ALFAZ AL HADITH AL NABVI": ANALYTICAL STUDY

Muhammad Samiullah

ABSTRACT:

It is peculiarity of Quran and Hadith sciences that their system of editing and development had been carried out in such methodical manner that where the texts of the original sources of science were not only preserved but their interpretations and commentaries were also unspoiled. Likewise, predominantly in the Hadith sciences, the indexation system was designed in such a way that future generations could feel at ease. They rendered a system of Takhrij-o-Taliq of hadiths. Among these, Atraf al-Hadith is a reference system of Ahadith in which the author of the book mentions a well-known and sometimes unknown or alphabetical word or phrase that represents whole text of hadith, then the author indicates towards certain or specific books in which the hadith is mentioned. This indexation system of editing is also called Kitab al-Faharis. Dutch Philosopher Johan Herman Wensinck is renowned due to his Hadith Projects. This paper discusses and examine his two great Hadith projects Miftah Kunuz al-Sunnah and al-Mu'jam al-mufahras li-alfāẓ al-Ḥadīth al-Nabawī. A methodological analysis between these two works is presented and some of inaccuracies are pointed out to be reformed for the future publishing.

KEYWORDS: Atraf al-Hadith, Wensinck, Miftah Kunuz al-Sunnah, al-Mu'jam al-Mufahras

کلیدی الفاظ: اطراف الحدیث، وینسنک، مفتاح کنوز السنۃ، المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی، تخریج و تعلیق

تعارف:

آرِنٹ جان وَینسِنک (Arent Jan Wensinck)، معروف ڈچ اسکالر، شامی صوفیانہ علم الکلام کے ماہر، سامی زبانوں کے استاد اور مشہور مورخ تھے۔ وہ 7 نومبر 1882 کو مغربی ہالینڈ کے ایک قصبے ایلفن آن ڈن ریجن (Alphen aan den Rijn) میں پیدا ہوئے۔ اُن کے والد جان ہرمن ونسنک (Johan Herman Wensinck) ایک اصلاح پسند پادری تھے۔۔ کتابیات کے سب سے بڑے عالمی ادارے، ورلڈ کیٹ (WorldCat) کے مطابق، اے۔ جے وینسنک کی تصنیفی کاوشیں، آٹھ زبانوں میں 912 پبلی کیشنز میں 284 تصنیفی کام ہیں جو دنیا کی 5004 لائبریری ریکارڈز میں ہیں۔

اے جے وینسنک کی وجہِ شہرت، احادیثِ نبویہ کا اشاریہ ہے: المعجم المفهرس لألفاظ الحديث النبوي : عن الكتب الستة وعن مسند الدارمي موطأ مالك ومسند أحمد بن حنبل۔ 8 مجلدات پر مشتمل یہ اعشاریہ، 40 سینٹی میٹر کے بڑے سائز میں عربی زبان میں شائع ہوا م 1931ء سے 1992 تک اس کے 14 ایڈیشنز فرانسیسی اور عربی زبان کے مقدمے کے ساتھ چھپ چکے ہیں اور دنیا کی 73 لائبریریوں کی زینت ہیں 1۔ وینسنک نے 1933ء میں احایث کے اس اشاریہ کا کام شروع کیا جسے، ونسنک کی 1939ء میں وفات کے بعد، وان لون، دی ہاس نے استاد محمد فواد عبدالباقی، بروکلمان کی معاونت سے سات جلدوں میں 1936ء کو لیڈن سے شائع کرنا شروع کیا جو 1969ء میں تکمیل کو پہنچا۔ اس اشاریے کی ترتیب و تدوین میں اپنے وقت کے مشہور مستشرقین مثلاً برنارڈ لیوس، شارل بیلا، جوزف شاخت وغیرہ شریک رہے جنہوں نے 1957ء میں لائیڈن سے جدید اسلوب پر شائع کیا۔ بعدازاں فواد عبدالباقی نے اسے عربی زبان میں منتقل کیا اور ''مفتاح کنوز السنۃ'' کے عنوان سے شائع کیا۔

تقریباً پون صدی کے قریب اس عظیم منصوبے پر وقت و سرمایہ کے علاوہ دور جن سے زائد مستشرقین نے اپنی توانائیاں صرف کرتے ہوئے 1916ء میں وینسنک کے خواب کو 1987ء میں اس المعجم المفہرس کی تکمیل کر کے

1 . A. J. Wensinck. al-Muʻjam al-mufahras li-alfāẓ al-Ḥadīth al-Nabawī : ʻan al-kutub al-sittah wa-ʻan Musnad al-Dārimī wa-Muwaṭṭa' Mālik wa-Musnad Aḥmad ibn Ḥanbal.(Līdin ; New York : Brīl, 1936-1988.)

شرمندۂ تعبیر کیا۔ نتیجۃً یہ معجم بلادِ اسلام و مغرب میں اشاریۂ حدیث کا ایک مستند حوالہ گردانا جاتا ہے۔ تخریجِ احادیث کے حوالے سے المعجم المفہرس کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ مسلم سرمایے میں مستند ترین مصادر و کتبِ حدیث سے نو(9) کا انتخاب کرتے ہوئے لفظی ہجائی ترتیب پر مندرج احادیث کو کتاب، رقم الباب، رقم الحدیث، رقم الجزء وغیرہ کو درج کرتے ہوئے اس کے استناد اور ثقاہت کو دوبالا کیا گیا ہے۔

'المعجم' کی تشکیل پر سوچ بچار 1916ء میں ہوا جبکہ اس پر عملی کام کا آغاز 1340ھجری/ہ1922ء میں وینسنک کی سربراہی میں استشراقی محققین کی بتیس (32) افراد پر مشتمل ایک جماعت نے کیا جس کے نتیجے میں معجم کی پہلی جلد 1355ھ/ہ1936ء منظرِ عام پر آئی جبکہ 'مفتاح' اس سے دس برس قبل 1354ھ میں شائع ہو چکی تھی۔ 'المعجم' کی ساتویں جلد 1389ھ/ء1969 شائع ہو کر مکمل ہوئی تاہم 1408ھ/1987ء میں 'المعجم' کی آٹھویں جلد بھی شائع ہوئی جو دراصل اعلام، آیاتِ قرآنیہ اور جغرافیائی مقامات کی فہرست تھی2۔ یوں المعجم کی ابتداء 1340ھ/ہ 1922ء سے اس کی تکمیل 1407ھ/ہ1987ء تک پینسٹھ(65) برس صرف ہوئے۔ جن میں احادیث و آثار کے ایک لاکھ پچانوے ہزار کلمات کو الفبائی ترتیب سے زیرِ بحث لاتے ہوئے ان کے حوالہ جات مصادرِ حدیث میں سے رقم کیے گئے۔ اور اگر ہم وینسنک کے اظہارِ دلچسپی کی تاریخ کو شامل کریں جو کہ 1334ھ/ہ1916ء ہے تو یہ بہتر(72) برس بنتے ہیں۔

بلاشبہ ترقیم احادیث میں اسے گذشتہ صدی کا بہترین اضافہ کہا جا سکتا ہے جس میں صحاح ستہ کے علاوہ، مسانید اور دار قطنی کی احادیث کو یکجا کیا گیا ہے اور ہر کتاب سے منقول روایت کا حوالہ بھی درج ہے۔

اے جے وینسنک نے متونِ حدیث کے چودہ بنیادی مصادر کے حوالے سے انگریزی زبان میں 1346ھ /ہ 1927ء میں ''مفتاح کنوز السنۃ'' نامی معجم ترتیب دی جو ایک جلد میں 544 صفحات پر لیڈن سے شائع ہوئی۔ بعدازاں عرصہ چار برس میں اس کا عربی میں ترجمہ استاذ محمد فؤاد عبدالباقی 3 نے 1353ھ/ 1941ء میں کیا جو

---

2. Hayyani, Muhammad Abdullah. *Mimma Yulahiz ala kitabai Miftah Kunuz al Sunnah wal Mujama al Mufahris li alfaz al Hadith*. Riyaz, 1433 AH. P. 9

3. Al-Zarkali, Khair ud Din. *Al-Alam*. Dar al Ilam lil Malayeen, Beirut. 1986 ; Nimat, Ahamad Faraz. *Muhammad Fawwad Abdu l Baqi Sahib Faharis al Quran wal Hadith*. Mujalla al Arabi, No. 118. 1968. p. 42

پہلی بار قاہرہ سے شائع ہوئی۔ 1927ء میں ''مفتاح کنوز السنۃ'' کے بعد ایک اور اشاریۂ حدیث ترتیب دینا شروع کیا جو نو(9) مصادرِ حدیث سے متعلق تھا، جس میں وینسنک نے اپنا منہج بھی تبدیل کیا یہ اشاریہ ''المعجم المفہرس لالفاظ الحدیث النبوی'' کے نام سے شائع ہوا جو کسی حدیث کی تلاش کے لحاظ سے نسبتاً آسان ذریعہ ثابت ہوا۔

مؤخر الذکر کی تیاری میں مستشرقین کی ایک جماعت، وینسنک کے شریکِ کار رہی اور اُس کی وفات کے بعد اس اشاریہ کی تکمیل کی جس کی ساتویں اور آخری جلد 1389ھ/ 1969ء لیڈن سے شائع ہوئی۔ بلاشبہ 'المعجم المفہرس' کو محققین اور تشنگانِ علومِ حدیث کے ہاں قبولِ عام حاصل رہا ہے۔ بنیادی طور پر اس کی دو وجوہات ہیں:

i. 'المعجم المفہرس' میں منہجِ استخراج، الفاظِ حدیث پر رکھا گیا ہے جبکہ 'متاح کنوز السنۃ' میں طریقۂ تخریج الفاظ کی بجائے معانی پر تھا۔ جبکہ یہ بات واضح ہے کہ طریقۂ الفاظ، معانی کی نسبت کہیں زیادہ آسان ہے۔ کیونکہ کسی حدیث کے متلاشی کے لیے حدیث کے کسی لفظ کو یاد رکھنا آسان ہے۔

ii. الفاظِ حدیث کے لحاظ سے کسی حدیث کی تلاش میں نسبتاً زیادہ تحدید ہے، جبکہ ''مفتاح'' میں معنوی اعتبار سے تلاش کے بعد کئی مصادر کی روایات مل تو جاتیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ مطلوبہ روایت بھی ان میں شامل ہو۔

یہی وجہ تھی کہ ''المعجم المفہرس'' کو ''مفتاح'' کی نسبت زیادہ قبولیت حاصل رہی ہے حالانکہ مؤخر الذکر چودہ(14) کتبِ سیرت سے جبکہ اول الذکر محض نو(9) کتب سے ماخوذ ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ ان دونوں کتب میں کسی روایت کا نہ ملنا، باحث کو یہ تاثر دیتا ہے کہ یہ روایت ذخیرۂ حدیث میں موجود نہیں۔ یہ بات بذاتِ خود ایک خطرناک اَمر ہے حالانکہ حدیث کی کئی دیگر مستند کتب بھی موجود ہیں جن میں وہ روایات تلاش کی جاسکتی ہیں۔ اس کے پیشِ نظر ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وینسنک کی تالیف کردہ اِن دونوں کتب کے باہمی تعلق اور منہجی اسلوب کا ایک ناقدانہ جائزہ لیا جائے تاکہ تخریجِ احادیث کے حوالے سے حقائق منظرِ عام پر آ سکیں۔

''مفتاح کنوز السنۃ'':

1346ھ/ 1927ء میں اس کتاب کی اشاعت ہوئی۔ باوجود کوشش کے اس بات کا تعین نہیں ہو سکا کہ پروفیسر وینسنک نے اِس کتاب کی تالیف کس زمانے میں شروع کی البتہ الشیخ احمد شاکر نے اندازہ ظاہر کیا ہے کہ مفتاح کی

تکمیل میں دس(10) برس صَرف ہوئے[4]۔ چنانچہ اس لحاظ سے کہا جاسکتا ہے کہ مفتاح کی ترتیب کا کام 1335ھ/1917ء میں شروع ہوا۔ واضح رہے کہ آغاز میں وینسنک کے پیش نظر چودہ مصادر تھے جن پر راہنمائی کی خاطر ترقیم بھی کی گئی۔ وینسنک نے یہ کتاب انگریزی میں لکھی جسے بعدازاں 1353ھ/ 1935ء میں محمد فواد عبدالباقی 5 نے عربی زبان میں منتقل کیا۔

مفتاح کنوز السنۃ کے منہج میں تین باتیں قابلِ ذکر ہیں:

❶ــــ وینسنک نے مفتاح کنوز السنۃ کو درجِ ذیل کتب سے ترتیب دیا:

صحاح ستہ، مسندِ امام احمد، مؤطا امام مالک، مسند ابی داؤد الطیالسی، سنن الدارمی، سیرتِ ابنِ ہشام، کتاب المغازی للواقدی، طبقات ابن سعد، اور مسندِ زید بن علی-

❷ــــ مفتاح کنوز السنۃ میں ہر حدیث کا حوالہ ذکر نہیں کیا گیا کہ وہ مصادرِ مذکورہ میں کس جگہ موجود ہے۔ کیونکہ اگر ایسا کیا جاتا تو اس کتاب کا حجم بھی 'المعجم' کے برابر ہوتا۔ وینسنک نے ایک باب کے تحت مختلف احادیث کو معناً جمع کرنے پر اکتفا کیا ہے۔ استاذ محمد فواد عبدالباقی رقم طراز ہیں:

اعلموا أیها الاخوان أن کتابی ((مفتاح کنوز السنة)) و ((المعجم المفهرس لألفاظ الحدیث)) یتفقان فی أن الغرض من وضعها تیسیر الاهتداء الی الحدیث النبوی الشریف فی کتب الصحاح والسنن والمسانید والمغازی والطبقات، ویختلفان فی أن الأول مرتب حسب الأغراض والمعانی والموضوعات۔ وأن الثانی منهما مرتب حسب الألفاظ بتصرف یسیر۔[6]

❸ــــ صاحبِ کتاب نے کتب اور ان کے ابواب کی ترقیم میں تسلسل کو پیش نظر رکھا ہے البتہ صحیح مسلم اور مؤطا کی احادیث کے اعتبار سے ترقیم کی ہے۔

4. Ahmad Muhammad Shakir. *Al-Tarif bi kitab Miftah Kunuz al Sunnah*. Egypt. 1353 AH. p. c

5. Fawwad Abd al Baqi, Muhammad. *Taiseer al Manfia bi kitabi Miftah Kunuz al Sunnah wal Mujam al Mufahris li alfaz al Hadith al Nabvi*. Dar al Hadith Cairo. 1978. 484 pages

6. Arent Jan Wensinck. *Miftah Kunuz al Sunnah*. Tajuman al Sunna Lahore. 1398 AH, p. d

❹—— احادیث کے معانی اور موضوعات کو ترتیب دے کر انہیں حروفِ تہجی کے اعتبار سے درج کتاب کیا گیا ہے، چنانچہ اس لحاظ سے ابتداء 'آدم' سے کی گئی ہے اس کے بعد، 'آلِ محمد' (ﷺ)، پھر 'آمنہ'، 'آمین' اسی طرح اس کتاب کا اختتام 'یونس' کے لفظ پر ہوتا ہے[7]۔

❺—— ہر مرکزی عنوان اور موضوع کو ذکر کر کے وینسنک نے اس کے تحت فروعی اور تفصیلی موضوعات کو نقل کرتے ہوئے اس سے متعلق احادیث کا حوالہ دیا ہے۔

❻—— مفتاح کی ترتیب میں درجِ ذیل کتب وینسنک کے پیشِ نظر رہیں:

کتاب	مطبوعہ	نسخہ کا سنِ طباعت
الصحیح للبخاری	لیڈن	(1278ھ/1862ء) (1285ھ/1867) (1325ھ/1907ء) (1326ھ/1908ء)
الصحیح لمسلم	بولاق	129ھ/1873ء
السنن للنسائیؒ	القاہرہ	1312ھ/1894ء،1895
السنن لابن ماجہ	القاہرہ	1313ھ/1895ء
سنن الدارمیؒ	دہلی	1337ھ/1918ء
الموَطا	القاہرہ	1279ھ/1862ء
مسند الطیالسی	حیدر آباد	1321ھ
مسند زید بن علی	میلانو	1919ء
مسند امام احمد	القاہرہ	1313ھ

7. Al-Kabisi, Abdul Aziz Shakir Hamdan. *Juhud al Mustashrqin al Holindiyeen fi fihersat mauzooat al Seera al Nabviya*. Riaz. 2011. p. 9

طبقات ابن سعد	لیدن	1904ء، اور 1908ء
سیرۃ ابن ہشام	گٹنگن	1859ء

❼ ــــ مفتاح میں مستعمل رموز حسبِ ذیل ہیں:

بخاری=بخ سنن ابی داؤد=بد سنن ترمذی=تر نسائی=نس

ابن ماجہ=مج الدارمی =می مسلم =مس موطا= ما

مسند احمد=حم مسند الطیالسی=ط مسند زید=ز ابن ہشام=ھش

المغازی للواقدی=قد رقم الکتاب المتسلسل=ک رقم الحدیث المتسلسل=ح

رقم الجزء=ج رقم الصفحۃ =ص باب=ب قسم=ق

"مفتاح کنوز السنۃ" کی اہمیت وخصائص:

وینسنک کی کاوش بلاشبہ قابلِ داد و تحسین ہے کہ اُس نے آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے مصادرِ سنت سے استفادہ کو آسان تر بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ مسند امام احمد میں تیس ہزار احادیث ہیں اور احادیث ابواب کے تحت مندرج نہیں۔ ایک محقق کس طرح مطلوب حدیث تک پہنچے؟ اسی طرح طبقات ابن سعد آٹھ ضخیم جلدوں میں ہے جس میں اعلام واماکن اور تاریخی واقعات وروایات اور احادیث موجود ہیں، ان سے استفادہ کیونکر کیا جائے؟ یہاں الشیخ احمد محمد شاکر کا قول ذکر مفتاح کنوز السنۃ کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے، وہ لکھتے ہیں:

> وها أنا أشتغل بعلوم الحديث وكتبه منذ خمس وعشرين سنة، وقد تلقيت كثيراً منها سماعا وقراءة عن الأعلام وكبار الشيوخ۔۔۔ ومع ذلک فانی طالما أعيانی تطلب بعض الأحاديث فی مظانها، وأغرب من هذا أنی لبثتُ نحو خمس سنين وأنا أطلب حديثا معينا فی سنن الترمذی۔ وهو كتاب تلقيته كله عن والدی سماعا، ولی به شبه اختصاص وكبير عناية۔ فهذه الكتب كانت بين يدی من لم تطل مدارسته لها كالصناديق المغلقة، لا يعلم من اين يصل الی ما فيها، فجاء الأخ محمد أفندی فؤاد عبدالباقی فأسلم اليه مفاحها ليخير من كنوزها ما تطيب له نفسه۔[8]

8. Ahmad Muhammad Shakir. p. 3

''میں پچیس برس سے علومِ حدیث سے منسلک ہوں اور میں نے کبار علماء اور شیوخ سے متونِ حدیث پڑھے ہیں۔اس کے باوجود مجھے بعض احادیث کی تلاش میں لمبا عرصہ لگ جاتا۔ سنن ترمذی اپنے والد سے پڑھنے اور اس کے ساتھ خصوصی تعلق کے باوجود اس کی ایک روایت کی تلاش میں مجھے پانچ سال لگے۔ گویا یہ کتبِ حدیث ہمارے لیے بند صندوقوں کی طرح تھے، کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس میں موجود خزانے تک کیسے پہنچا جائے۔ پھر محمد فواد عبدالباقی کی کاوشیں ایک کنجی کی حیثیت میں سامنے آئیں تاکہ جو چاہے اپنے لیے خزانہ پا سکے''۔

مفتاح کی ابتداء سیرتِ رسول اللہ ﷺ کی تفصیلات سے ہو کر اس کا اختتام بھی اہم ترین موضوع ''دعوۃ الناس لزیارۃ قبرہ علیہ السلام'' پر ہوتا ہے۔ نیز یہ معجم محض موضوعات و معانی پر منحصر نہیں بلکہ اس میں تاریخی مقامات مثلاً مکہ، مدینہ، حجرِ اسود، کعبہ، بدر، احد، خندق اور حدیبیہ وغیرہ اور اہم اشخاص کے تراجم و سوانح کو بھی بیان کرتی ہے۔ مفتاح کا قاری اپنے لیے سنتِ نبوی ﷺ سے متعلق موضوعات و معانی کا ایک جہان کھلا ہوا پاتا ہے اور اسے ایک ہی جگہ پر کئی موضوعات دیکھنے کا موقع میسر آتا ہے۔ مثلاً 'غزوۂ بدر' کے تحت چھبیس عناوین قائم کیے گئے ہیں [9]۔

''مفتاح کنوز السنۃ'' کے نقائص:

مفتاح کے مذکورہ بالا خصائص کے باوصف، اس میں کچھ نقائص بھی موجود ہیں: مثلاً

- مفتاح کا منہجِ استخراج لفظی کی بجائے معنوی اور موضوعاتی ہونے کی وجہ سے حدیث کے متلاشی کا مطلوبہ حدیث کے معنی و مفہوم سے واقف ہونا لازم ہے ورنہ حدیث تک رسائی مشکل ہے۔
- مفتاح میں، دورانِ عبارت مصادر و کتبِ حدیث کے اسماء رموز کی شکل میں لکھے گئے ہیں جن سے آگاہی کے لیے کتاب کے مقدمہ میں موجود ان رموز کو بار بار دیکھنے کی حاجت رہتی ہے۔
- مؤلف نے چونکہ قدیم نسخوں کو سامنے رکھ کر ان کے ابواب و احادیث کے نمبروں کو پیش نظر رکھا ہے، جبکہ متونِ حدیث دورِ جدید میں کئی مختلف انداز سے چھپ چکے ہیں جس سے ابواب ور قوم کی تقدیم و تاخیر دیکھنے میں آتی ہے۔
- مولف نے کسی روایت کی مکرر اسناد کو رقم نہیں کیا جیسا کہ صحیح مسلم کے معاملے میں ایسا کیا گیا ہے۔
- شمائلِ نبوی ﷺ سے متعلق احادیث کی موضوعاتی فہرست سے وینسنک نے اغماض کیا ہے۔

9. Al-Kabisi, Abdul Aziz Shakir Hamdan. p.12

- اسی طرح دلائلِ نبوۃ اور جہاد کے حوالے سے بھی اکثر احادیث کی موضوعاتی فہرست مرتب نہیں کی گئی۔
- بعض مصادر سے تمام احادیث کی بجائے کچھ احادیث نقل کی گئی ہیں۔
- بعض مقامات پر مفتاح میں حوالہ جات نقل کرنے میں تسامح بھی ہوا ہے۔ مثلاً غزو النبي ﷺ بني قريظة بأمر جبريل عليه السلام بعد انتهائه من الخندق کا حوالہ یوں درج ہے:[10]

بخ: ک56 ب 18

مس: ک 32 ح 65 قابل69

عد: ج2 ق1 ص51

حم: سادس ص56،131، 141، 280

هش: ص684

قد: ص210

- اس کے بعد ونسنک نے لکھا ہے کہ :انظر أیضاً قریظۃ۔ چنانچہ جب "قریظۃ" مادہ کی طرف رجوع کیا گیا تو وہاں حوالہ جات یوں درج تھے:[11]

بخ: ک64 ب 29

عد: ج2 ق1 ص53و55 ج3ق2ص3و6

حم: سادس 141، 280

هش: ص48

اس کے بعد وینسنک نے لکھا ہے کہ :انظر ایضاً ’الخندق‘۔

- مذکورہ بالا حوالہ کے موازنہ سے حوالہ جات کے ضمن یہ سقم سامنے آتے ہیں کہ :
- بخاری کے حوالہ میں عدمِ موافقت
- صحیح مسلم کے دوسرے حوالہ کا ذکر نہ کرنا
- مسند احمد کا حوالہ پہلی جگہ طویل جبکہ دوسری جگہ مختصر

10. Arent Jan Wensinck *Miftah Kunuz al Sunnah*. p. 181
11. Ibid. p. 407

- طبقات ابن سعد کا حوالہ پہلی جگہ مختصر جبکہ دوسری جگہ طویل
- ابن ہشام کے حوالے میں طباعتی غلطی
- کئی لغوی اغلاط، کیونکہ وینسنک عربی الاصل نہیں تھے۔

'مفتاح کنوز السنۃ' میں نسبتِ حدیث سے متعلق تسامحات

- وینسنک کی تالیف 'مفتاح' میں حدیث کا حوالہ دینے یا حدیث کی نسبت کے ضمن میں کئی اغلاط واقع ہوئی ہیں۔ مثلاً
- 'مفتاح' کے صفحہ (2) پر ''فضل التابعین'' کے معنی کے تحت 'موطا' کی حدیث نمبر 64،65،66 کی گئی ہیں جو کہ واضح غلطی ہے کیونکہ یہ احادیث ''فضل التابعین'' کی بجائے امام کے پیچھے قراءۃ بالجہر کے ضمن میں باب ((ترک القراءة جهراً خلف الامام فيما جهر فيه)) کے تحت کتاب کے صفحہ نمبر 86 پر مذکور ہیں۔
- 'مفتاح' کے صفحہ (369) پر 'عقل المرأۃ'' کے معنی کے تحت موطا سے کسی حدیث کا حوالہ نہیں دیا گیا حالانکہ 'موطا' میں اس پر مستقل باب موجود ہے۔
- صفحہ (369) پر ہی ''دیۃ المکاتب'' کے تحت موطا کے کسی باب کا حوالہ نہیں دیا گیا حالانکہ موطا میں کتاب المکاتب کے تحت تیرہ (13) ابواب موجود ہیں جو موطا کے صفحہ 787 سے 807 تک موجود ہیں۔
- کتاب ا لنکاح کے باب ''باب ما جآء فی كراهة اصابة الأختين بملك اليمين والمرأة وابنتها'' سے لی گئی ہے۔ اور یہ حدیث نمبر 35 محض سند ہے جبکہ اس کا متن سابقہ روایت میں مذکور ہے جو کہ دراصل ''جمع بین الاختین'' کے تحت مذکور ہے۔ جبکہ جس کا حوالہ دینا چاہئے تھا وہ رقم الحدیث 36 ہے جو مطلوبہ مقصد پورا کرتی ہے۔
- مفتاح کے صفحہ 529ء پر ''اذا أخطأ في موالاة أعمال الوضوء'' پر بھی غلط منسوب روایت موجود ہے۔ موطا میں فقہِ مالک کے تحت رقم 7 اور 8 دراصل 'کتاب الطہارۃ' کے باب 'العمل في الوضوء' میں امام کے اقوال درج ہیں اور اس کے ضمن میں امام مالک نے ترتیبِ وضو کو مرکزِ بحث بنایا ہے نہ کہ موالات کو۔

مفتاح کنوز السنۃ اور المعجم المفہرس کا منہجی تعلق

استاذ محمد فواد عبد الباقی کے الفاظ ہیں:

اعلموا أيها الاخوان أن كتابَى ((مفتاح)) و ((المعجم)) يتفقان فى ان الغرض من

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 2 || July –December 2021 || P. 1-17
https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar1

وضعهما تيسير الاهتداء الى الحديث النبوى الشريف فى كتب الصحاح والسنن والمغازى والطبقات، ويختلفان فى ان الاول منهما مرتب حسب الأغراض والمعانى والموضوعات، وأن الثانى منهما مرتب حسب الألفاظ۔[12]

"واضح رہے کہ دونوں کتابیں اپنے مقاصد کے اعتبار سے ایک جیسی ہیں کہ کتبِ صحاح و دیگر مصادرِ حدیث تک رسائی و راہنمائی کو آسان تر بنایا جا سکے۔ البتہ منہجی اعتبار سے مختلف ہیں کہ پہلی کتاب موضوعات و معانی کے اعتبار سے جبکہ دوسری الفاظ کے اعتبار سے ترتیب دی گئی ہے"۔

پروفیسر اے جے وینسنک نے 'المعجم' کے منہج کو اپنے الفاظ میں یوں بیان کیا ہے:

ان الكلمات المهمّة أياً كانت أهميتها هذه عوملت معاملة الكلمات الأصول، مصحوباً بالفقرات المأخوذة من النصوص، أما الكلمات التى تتكرر فى كثرة بالغة، أو الكلمات التى ليست لها أهمية متميزة فقد سُجلت فقط دون مصاحبة هذه الفقرات، واذن فالكلمات المستبعدة هى فقط الكلمات التى لا تتميز بأى أهمية بالنسبة لهذا ((المعجم))۔[13]

وینسنک کی دونوں تصنیفات میں بنیادی تعلق، مقصدِ تالیف میں یکجائی ہے کہ دونوں کتابوں سے مقصود یہی تھا کہ مصادرِ سنت میں حدیث کی تلاش میں آسانی مہیا کرنا۔ نیز دونوں کتب میں مزید متفق امر، اِن دونوں تالیفات میں مرویات کی ترقیم ہے جو وینسنک نے مفتاح میں قائم کی اور بعد ازاں اسی کو المعجم میں بھی قائم رکھا۔ وینسنک کے پیشِ نظر الصحیح للبخاری کا لیڈن سے مطبوعہ نسخہ پیش نظر رہا جس میں کُتب (یعنی کتاب الایمان، کتاب الصلوۃ وغیرہ) اور ابواب کی ترقیم کی گئی، جبکہ صحیح مسلم میں ابواب کی ترقیم کی بجائے کُتب اور احادیث کی ترقیم کی گئی۔ جبکہ موطا امام مالک میں صاحبِ مفتاح نے کُتب اور احادیث کی ترقیم کی اور امام مالک اور دیگر ائمہ کی آراء کو ترقیم سے خارج رکھا گیا ہے[14]۔

12. Ibid. preface
13. Arent Jan Wensinck. *Al-Mujam al Mufahris li alfaz al Hadith al Nabvi*. Lieden. 1967. Vol 1, p. 8
14. Hayyani, Muhammad Abdullah. *Mimma Yulahiz ala kitabai Miftah Kunuz al Sunnah wal Mujama al Mufahris li alfaz al Hadith*. Riyaz, 1433 AH. P. 127

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 2 || July –December 2021 || P. 1-17
https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar1

'المفتاح' اور 'المعجم' میں ترقیمی ملاحظات:

جیسا کہ اوپر ذکر ہوا کہ 'مفتاح کنوز السنۃ' احادیث کے چودہ(14) جبکہ 'المعجم المفہرس' نو(9) امہات الکتب سے ماخوذ ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ وینسنک کی تالیف شدہ یہ دونوں کتب ترقیم احادیث میں ایک ہی منہج رکھتی ہیں۔ استاذ فواد عبدالباقی نے بھی عربی ترجمہ کے دوران صاحبِ کنوز السنۃ کے پیش نظر رہنے والے نسخوں کو ہی پیش نظر رکھ کر عربی میں ان کی ترقیم کی۔ البتہ وینسنک اور فواد عبدالباقی کی ترقیم اور بعد ازاں منقول مرویات کی تعداد میں اختلاف بھی نظر آتا ہے؛ مثلاً وینسنک نے کتاب ا لنکاح کے تحت 110، کتاب الطلاق میں 32 کتاب الرضاع میں 134 احادیث نقل کی ہیں جبکہ محمد فواد عبدالباقی نے کتاب ا لنکاح میں 143، کتاب الطلاق میں 67 اور کتاب الرضاع میں 63 احادیث نقل کی ہیں۔ اس لحاظ سے ان تینوں میں وینسنک کی نقل کردہ احادیث کی تعداد 276 اور محمد فواد عبدالباقی کی مرویات کی تعداد 273 بنتی ہے۔ اسی طرح موطاامام مالک کی کتاب الحدود سے منقول احادیث وینسنک نے 23 جبکہ فواد عبدالباقی نے 35 روایات نقل کی ہیں۔

اس تفاوت کی طرف استاذ رشید رضا نے بھی 'المفتاح' پر اپنی تقریظ میں اشارہ کیا ہے کہ وینسنک سے ہونے والی ان اغلاط کی کسی حد تک فواد عبدالباقی نے اصلاح کرنے کی کوشش کی ہے۔ وینسنک نے صحیح مسلم سے منقول روایات میں سات(7) کا اضافہ کیا ہے جبکہ موطا سے منقول 1700 روایات میں چھ(6) مرویات زائد مذکور ہیں[15]۔ ہزاروں ابواب واحادیث کی ترقیم میں ایسی اغلاط کا امکان موجود رہتا ہے تاہم ان کی اصلاح بھی ضروری ہے۔

'الموطاامام مالکؒ' کی ترقیم:

یہاں یہ ذکر کرنا نہایت مناسب ہوگا کہ وینسنک نے 'الموطاامام مالک' کی ترقیم میں کئی تسامحات کا ارتکاب کیا ہے۔ بلاشبہ موطا امام مالک بن انس حدیث وفقہ میں ایک اہم مقام رکھتی ہے جس میں امام مالکؒ نے مرفوع، موقوف، مقطوع ہر طرح کی احادیث سے استنباط کیا ہے۔ بلحاظِ صحت گو کہ بخاریؒ کی صحیح کو فوقیت حاصل ہے تاہم موطا پر ہر زمانے کے محدثین نے بھرپور اعتماد کا اظہار کیا ہے۔ موطا میں مرفوع، موقوف ومقطوع سمیت جملہ احادیث کی تعداد 1843 ہے جو 61 کتب اور 802 ابواب پر مشتمل ہیں۔ امام مالکؒ کا اسلوب ہے کہ وہ نقلِ حدیث کے بعد اس سے فقہی استنباط ذکر کرتے ہیں، اس ضمن میں 101 ابواب ایسے ہیں جو کسی حدیث کے بغیر قائم کیے گئے ہیں۔ بعینہٖ

15. Ibid. pp. 36-38

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 2 || July –December 2021 || P. 1-17
https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar1

امام مالکؒ کے اسلوب کا یہ بھی خاصہ ہے کہ وہ فقہی استدلال میں اہلِ مدینہ کے تعامل کو ملحوظ رکھتے ہیں اور کبھی ((وھذا أحسن ماسمعتُ من أھل العلم)) کے الفاظ یا ((وھذاعلیہ العمل عندنا)) جیسے کلمات سے اس کا اظہار کرتے ہیں، چنانچہ مؤطامیں ایسے مقامات کی تعداد 300 کے لگ بھگ ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ مؤطا کے حوالے سے ترقیم میں وہ امام مالک کے استنباطات اور فقہی اظہارات بھی شامل کر دیے گئے ہیں جو حدیث کا درجہ نہیں رکھتے تھے۔ جیسا کہ پہلے لکھا جاچکا ہے کہ 'مفتاح' میں معنویتِ حدیث جبکہ 'المعجم' میں 'الفاظِ حدیث' کا لحاظ رکھا گیا۔ چنانچہ معنوی انداز میں کسی چیز کا ترک ممکن ہے لیکن لفظاً ترقیم مزید احتیاط کی متقاضی ہے، جس سے 'المعجم' کے مرتبین سے تساہل واقع ہوا ہے۔ کہ اس میں احادیث کے ساتھ ساتھ آثارِ صحابہ کو بھی اسی ترقیم میں شامل کر دیا گیا ہے۔ نیز کئی آثار ایسے بھی ہیں جن کی ترقیم میں 'المفتاح' اور 'المعجم' میں صرفِ نظر ہوا ہے۔اس کی کچھ تفصیل حسبِ ذیل ہے:

آثارِ مرفوعہ:

نمبر شمار	آثارِ مرفوعہ	صفحہ مؤطا
١	کتاب الصلوٰۃ: باب ما جاء فی التأمین خلف الامام16	87
٢	باب قصر الصلوٰۃ فی السفر17	145
٣	کتاب الجنائز: باب جامع الجنائز18	242
٤	کتاب الرؤیا: باب ماجاء فی الرؤیا19	956

آثارِ موقوفہ:

نمبر شمار	آثارِ موقوفہ	صفحہ مؤطا
1	کتاب الطہارۃ: باب وضوء النائم اذا قام الی	22

16. Al-Mujam, 1/107
17 Al-Mujam, 1/364
18. Al-Mujam, 6/84
19. It is not mentioned in Al-Mujam

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 2 || July –December 2021 || P. 1-17
https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar1

	الصلوٰة[20]	
26	باب ترک الوضوء مما مست النار[21] 〃	2
77	باب افتتاح الصلوٰة[22] 〃	3
96	باب اتمام المصلی ماذکر اذا شک[23] 〃	4
116	الصلاة فی رمضان[24] 〃	5

آثارِ مقطوعہ[25]:

صفحہ موطا	آثارِ موقوفہ	نمبر
21	باب وضوء النائم اذا قام الی الصلوٰة[26] کتاب الطہارة:	.1
38	باب العمل فی المسح علی الخفین[27] 〃	.2
72	باب ماجآء فی النداء للصلوٰة[28] 〃	.3
529	باب ارخآء الستور[29] کتاب ا لنکاح:	.4
582	باب جامع عدة الطلاق[30] کتاب الطلاق:	.5

20. Al-Mujam, 7/470
21. Al-Mujam, 6/208
22. Al-Mujam, 5/47
23. Al-Mujam, 6/441
24. Not mentioned in Al-Mujam.
Note: Mauqoof Asar have been described in Al-Mujam 33 times.
25. Takhreej of Asaar-e-Maqtoa has been described 50 times.
26. Al-Mujam, 7/357
27. Al-Mujam, 7/358
28. Al-Mujam, 6/399
29. Al-Mujam, 3/274
30. Al-Mujam, 4/24

The Scholar Islamic Academic Research Journal
Vol. 7, No. 2 || July –December 2021 || P. 1-17
https://doi.org/10.29370/siarj/issue13urduar1

حالانکہ اگر غور کیا جائے تو 'المعجم' کی آٹھویں جلد یعنی فہرست کے مرتب یان یوست وینکام نے اپنے مقدمہ میں یہ دعویٰ کیا ہے کہ: ''لم یؤخذ من ((الموطا)) ما لیس من أصل الأحادیث کآراء الامام مالکؒ وغیرہ من الفقہاء[31] ''۔ جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے اور اگر وینکام کی بات سچ مانی جائے تو یہ لازم آئے گا کہ 'المعجم' کے مرتبین نے وینسنک کی ترقیم کو بنیاد نہیں بنایا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

'موطا' میں 101 ابواب ایسے ہیں جو کسی اثر یا حدیث سے خالی ہیں جبکہ وینسنک نے 'مفتاح' میں ایسے 53 ابواب کا ذکر کیا ہے[32]، یعنی باقی ابواب اس کی نظر سے کوتاہ ہوئے ہیں۔

ترقیم کے حوالے سے انہی تسامحات میں سے ایک اہم ترین یہ بھی ہے کہ کسی ایک ہی حدیث کو دوبار درج کرتے ہوئے دوہری ترقیم کر دی گئی ہے۔ مثلاً موطا کے صفحہ 330 پر کتاب الحج میں باب مواقیت الإھلال کے تحت ایک ہی حدیث ایک سند اور ایک ہی متن کے ساتھ درج ہے، جس کا متن یہ ہے:

رواه مالک من حديث عبدالله بن دينار عن عبدالله بن عمر انه قال: أمر رسول الله ﷺ أهل المدينة أن يُهلوا من ذى الحليفة، وأهل الشام من الجُحفة وأهل نجد من قرن۔

قال عبدالله بن عمر: اما هؤلآء الثلاث فسمعتهن من رسول الله ﷺ وأُخبرت ان رسول الله ﷺ قال ويهل أهل اليمن من يلملم۔

یہاں وینسنک نے 'مفتاح' میں ،اول حصے کو رقم (223) اور قال عبداللہ بن عمر والے حصے کو رقم (24) سے نمبروار کیا ہے حالانکہ یہ ایک ہی روایت اور ایک ہی سند کے تحت دو حصے ہیں۔ اسی طرح وینسنک نے ترقیم میں یہ بھی تسامح برتا ہے کہ ایک ہی حدیث جو دو سندوں کے ساتھ ذکر ہوئی اس کی پہلی سند کو تو ترقیم میں شامل رکھا ہے جبکہ دوسری کی ترقیم کو ترک کر دیا ہے۔ اس کی مثال 'موطا' کے صفحہ (149) اور صفحہ (288) پر ایک حدیث کے بعد دوسری کی ترقیم نہیں کی گئی۔

31. Al-Mujam, 7/k
32. Hayyani, Muhammad Abdullah. *Mimma Yulahiz ala kitabai Miftah Kunuz al Sunnah wal Mujama al Mufahris li alfaz al Hadith*. pp. 58-66

قابل توجہ امر یہ ہے کہ 'مفتاح' میں صادر ہونے والی ترقیمی اغلاط پر 'المعجم' پر کام کرنے والی اداراتی کمیٹی نے بھی مکمل توجہ نہیں دی۔ یہ بات جب واضح ہے کہ 'المعجم' میں 'مفتاح' کی ترقیم کو ہی ملحوظ رکھا گیا تو اس کی غلط ترقیم کے اثرات 'المعجم' پر بھی مرتب ہوتے رہے۔ 'المعجم' کے مرتبین کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ اس ترقیمی اضطراب کو دور کرتے ہوئے درست ترقیم کا اہتمام کرتے۔

نتائج بحث:

مذکورہ بالا تفصیلات سے معلوم ہوا کہ

- 'مفتاح کنوز السنۃ' احادیث کے چودہ (14) جبکہ 'المعجم المفہرس' نو (9) امہات الکتب سے ماخوذ ہے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ وینسنک کی تالیف شدہ یہ دونوں کتب ترقیم احادیث میں ایک ہی منہج رکھتی ہیں۔ استاذ فواد عبدالباقی نے بھی عربی ترجمہ کے دوران صاحبِ کنوز السنۃ کے پیش نظر رہنے والے نسخوں کو ہی پیش نظر رکھ کر عربی میں ان کی ترقیم کی۔ البتہ وینسنک اور فواد عبدالباقی کی ترقیم اور بعد ازاں منقول مرویات کی تعداد میں اختلاف بھی نظر آتا ہے۔
- 'المعجم المفہرس' میں منہجِ استخراج، الفاظِ حدیث پر رکھا گیا ہے جبکہ 'متاح کنوز السنۃ' میں طریقۂ تخریج الفاظ کی بجائے معانی پر تھا۔ جبکہ یہ بات واضح ہے کہ طریقۂ الفاظ، معانی کی نسبت کہیں زیادہ آسان ہے۔ کیونکہ کسی حدیث کے متلاشی کے لیے حدیث کے کسی لفظ کو یاد رکھنا آسان ہے۔
- الفاظِ حدیث کے لحاظ سے کسی حدیث کی تلاش میں نسبتاً زیادہ تحدید ہے، جبکہ ''مفتاح'' میں معنوی اعتبار سے تلاش کے بعد کئی مصادر کی روایات مل تو جاتیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ مطلوبہ روایت بھی ان میں شامل ہو۔ یہی وجہ تھی کہ ''المعجم المفہرس'' کو ''مفتاح'' کی نسبت زیادہ قبولیت حاصل رہی ہے حالانکہ مؤخر الذکر چودہ (14) کتبِ سیرت سے جبکہ اول الذکر محض نو (9) کتب سے ماخوذ ہے۔
- یہ بھی حقیقت ہے کہ ان دونوں کتب میں کسی روایت کا نہ ملنا، باحث کو یہ تاثر دیتا ہے کہ یہ روایت ذخیرۂ حدیث میں موجود نہیں۔ یہ بات بذاتِ خود ایک خطرناک امر ہے حالانکہ حدیث کی کئی دیگر مستند کتب بھی موجود ہیں جن میں وہ روایات تلاش کی جاسکتی ہیں۔
- قابل توجہ امر یہ ہے کہ 'مفتاح' میں صادر ہونے والی ترقیمی اغلاط پر 'المعجم' پر کام کرنے والی اداراتی کمیٹی نے بھی مکمل توجہ نہیں دی۔ یہ بات جب واضح ہے کہ 'المعجم' میں 'مفتاح' کی ترقیم کو ہی ملحوظ رکھا گیا تو اس کی غلط ترقیم کے اثرات 'المعجم' پر بھی مرتب ہوتے رہے۔ 'المعجم' کے مرتبین کی یہ ذمہ داری تھی کہ وہ

اس ترقیمی اضطراب کو دور کرتے ہوئے درست ترقیم کا اہتمام کرتے۔

- احادیث پر بطور پراجیکٹ کام کرنے والے اداروں یا افراد کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ان ترقیمی، تکنیکی، اور فنی تسامحات کو دور کرنے کا اہتمام کریں تاکہ یہ عظیم الشان کتب محققینِ علوم اسلامیہ کے لئے مستند انداز میں قابل افادہ ہو سکیں۔


This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)